278

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

نمبر ۲۷۲	۲۹ - نومبر ۱۹۴۰ء	۲۸ - شوال ۱۳۵۹ھ	۲۹ - ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش	جلد ۲۸

مسلمانوں کو سرکاری عدالتوں کے متعلق گمراہ کرنے کی کوشش

لیڈران احرار اور احراری خیالات کے لوگوں نے گذشتہ چند سالوں میں اسلام اور مسلمانوں کو جو شدید نقصان پہونچایا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور جمہور مسلمان وقتاً فوقتاً ان لوگوں کی ضرر رسانی کے خلاف آواز بلند کر چکے ہیں۔ اور اس وجہ سے گو ان لوگوں کی نیش زنی میں کمی تو ضرور ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ چنانچہ حال میں ان کی طرف سے ایک فتنہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ کہ اگر اسے ابتدا میں ہی دُور نہ کر دیا گیا۔ تو حکومت اور مسلمان دونوں کے لئے سخت نقصان رساں ہو گا۔

ہندوستان میں انگریزی حکومت کے آغاز کے وقت جب قوانین مرتب کئے گئے۔ تو علماء نے نہ معلوم کس مصلحت سے یہ لکھ دیا۔ کہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس وقت تک فسخ نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اسلام ترک کر کے ارتداد نہ اختیار کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو عورتیں اپنے خاوندوں کی بدسلوکی کی وجہ سے ان کے ساتھ گزارہ نہ کر سکتیں ان کے لئے تبدیلیٔ مذہب کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ اور اس وجہ سے اب تک ہزاروں مسلمان عورتیں عیسائی۔ ہندو اور سکھ بن کر ارتداد کے گڑھے میں جا گریں۔ چونکہ یہ ایک نہایت شرمناک اور غیرت کش نقصان تھا۔ جس میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس لئے کئی بہی خواہان ملت نے وقتاً فوقتاً اس صورت کے ازالہ کی کوشش کی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر اسی سال ایک قانون نافذ ہوا جس کا منشاء یہ ہے۔ کہ کوئی عورت سرکاری عدالت سے انہی عذرات میں سے کوئی ایک پیش کر کے اپنے خاوند سے خلع کرا سکتی ہے۔ جن کے رُو سے شریعت اسلامیہ نے اس کے لئے حصولِ خلع کو جائز رکھا ہے اب اس قانون پر عمل ہو رہا ہے۔ اور کئی ایک عورتیں ناقابل برداشت مشکلات کی وجہ سے ارتداد کی لعنت میں مبتلا ہونے کی بجائے قانون کے ذریعہ علیحدگی اختیار کر چکی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ علماء کہلانے والوں کو اس سے بہت صدمہ پہونچا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ خاوندوں کی ستائی ہوئی اور مصیبت زدہ مسلمان عورتیں اسلام کے عطا کردہ حق خلع سے عدالتوں کے ذریعہ اپنے مصائب کو ختم کرنے کی کوشش نہ کر سکیں بلکہ پہلے کی طرح ارتداد کے گڑھے میں ہی گر کر غیر مسلموں کے گھر آباد کرتی رہیں۔ چنانچہ احراری اخبار "زمزم" (۲۳- نومبر) میں لکھا گیا ہے۔

"ماہرینِ علوم اسلامیہ و مفتیانِ شرع متین سے حسب ذیل سوالوں کا مدلل جواب کتاب و سنت اور فقہ کی روشنی میں جلد مطلوب ہے:۔

(۱) اگر کوئی غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ مسلمان مرد و عورت کے نکاح کو اسلامی احکام کے مطابق فسخ کر دے۔ یا غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ عورت پر مرد کا ظلم ثابت ہو جانے کی صورت میں مرد کی طرف سے عورت کو طلاق دے دے جیسا کہ بعض صورتوں میں مسلمان قاضی کو یہ حق حاصل ہے۔ تو کیا نکاح فسخ ہو جائیگا۔ اور عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور عورت کو شرعاً یہ حق حاصل ہو جائے گا۔ کہ وہ غیر مسلم کے فسخ کردہ نکاح اور ایقاع طلاق کو شرعاً درست سمجھ کر بعد عدت یا جیسی صورت ہو۔ دوسرے مسلمان مرد سے نکاح کر سکتی ہے؟

(۲) اگر سوال مذکورۃ الصدر کا جواب نفی میں ہو۔ یعنی شرعاً غیر مسلم کے حکم فسخ نکاح اور ایقاع طلاق کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور غیر مسلم کے فسخ نکاح یا ایقاع طلاق کے بعد بھی وہ عورت شوہر اول کی زوجیت میں باقی رہتی ہے۔ تو اس صورت میں جو عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے گی۔ اور اس دوسرے مرد کو یہ علم بھی ہو۔ کہ اس عورت نے غیر مسلم ثالث و پنچ کے ذریعے سے طلاق حاصل کی ہے۔ تو وہ نکاح باطل و فاسد ہو گا۔ یا نہیں؟ اور دوسرے مرد سے نکاح کے باوجود اس عورت کا دوسرے مرد سے زن و شوہر کا تعلق قائم رکھنا حرام ہو گا یا نہیں اور وہ دونوں شرعاً زنا کے مرتکب سمجھے جائیں گے۔ یا نہیں؟

(۳) اور دوسرے مرد سے نکاح باطل ہونے کی صورت میں جب اس دوسرے مرد سے کوئی اولاد ہو گی۔ تو وہ ولد الحرام ہو گی۔ یا نہیں۔ یا اور یہ اولاد اس دوسرے مرد کے ترکے سے محروم ہو گی یا نہیں"

اس کے ساتھ ہی ایک ماہر علوم اسلامیہ و مفتی شرع متین کا جواب "کتاب و سنت اور فقہ کی روشنی میں" پیش کیا گیا ہے۔ یہ جواب بہت طویل ہے۔ اور تمام کا تمام ایسا ہے جس میں موجودہ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان منافرت پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اس فتوے میں جو انداز بیان اختیار کیا گیا اور مسلمانوں کو جس طرح گمراہ کر کے مصائب و آلام میں مبتلا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کی سطور سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو فتوے کو صرف فسخ نکاح تک محدود نہ رکھتے ہوئے ملک ہر عدالتی معاملہ پر حاوی کرتے ہوئے لکھی گئی ہیں کہ "صرف نکاح و طلاق ہی کے معاملہ میں نہیں۔ بلکہ جملہ معاملات میں غیر اسلامی عدالت کا فیصلہ اسلامی شریعت کی رو سے غیر مسلم ہے۔ اسلام نہ اس حکومت کو تسلیم کرتا ہے جو اصل مالک الملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی اللہ سے بے تعلق ہو کر آزادانہ اور خود مختارانہ قائم ہوئی ہو۔ نہ اس قانون کو تسلیم کرتا ہے۔ جو کسی انسانوں کی جماعت نے بطور خود بنا لیا ہو۔ نہ اس عدالت کے حق سماعت و فصل خصومات کو تسلیم کرتا ہے۔ جو اصل مالک و فرماں روا کے ملک میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے باغیوں نے قائم کر لی ہو اسلامی نقطۂ نظر سے ایسی عدالتوں کی حیثیت وہی ہے۔ جو انگریزی قانون کی رو سے ان عدالتوں کی قرار پاتی ہے جو برطانی سلطنت کے حدود میں "تاج" کی اجازت کے بغیر قائم کی جائیں۔ ان عدالتوں کے جج۔ ان کے کارندے اور وکیل اور ان سے فیصلہ کرانے والے جس طرح انگریزی قانون کی نگاہ میں باغی و مجرم اور بجائے خود مستلزم سزا ہیں۔ اسی طرح اسلامی قانون کی نگاہ میں وہ پورا عدالتی نظام مجرمانہ و باغیانہ ہے۔ جو بادشاہ ارض و سما کی مملکت میں اس کے سلطان کے بغیر قائم کیا گیا ہو۔ اور جس میں اس کے منظور کردہ قوانین کے بجائے کسی دوسرے کے منظور کردہ قوانین پر فیصلہ کیا جاتا ہو۔ ایسا نظام عدالت جرم مجسم ہے۔ اس کے جج مجرم ہیں۔ اس کے کارکن مجرم ہیں۔ اس کے وکیل مجرم ہیں۔ اس کے سامنے اپنے معاملات لے جانے والے غیر یقینی مجرم ہیں۔ اور اس کے جملہ احکام قطعی طور پر کالعدم ہیں۔ اگر ان کا فیصلہ کسی خاص معاملہ میں شریعت اسلامی کے مطابق ہو۔ تب بھی وہ فی الاصل غلط ہے۔ کیونکہ بغاوت اس کی جڑ میں موجود ہے . . . . . ان عدالتوں کی یہ شرعی حیثیت اس صورت میں بھی علیٰ حالہٖ قائم رہتی ہے جب کہ غیر مسلم کی بجائے کوئی نام نہاد مسلمان ان کی کرسی پر بیٹھا ہو۔ خدا کی باغی حکومت سے فیصلہ نافذ کرنے کے اختیارات لے کر جو شخص مقدمات کی سماعت کرتا ہے۔ اور جو انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کی رو سے احکام جاری کرتا ہے وہ کم از کم جج کی حیثیت سے تو مسلمان نہیں ہے۔ بلکہ خود باغی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر بھلا اس کے احکام کالعدم ہونے سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں"

معلوم نہیں یہ سطور کس حالت میں لکھی گئی ہیں۔ اور کس عقل و فکر سے کام لے کر لکھی گئی ہیں۔ نکاح کے فسخ ہونے یا نہ ہونے کا سوال تو رہا الگ۔ مفتی صاحب نے تو بزعم خود احراری اخبار "زمزم" میں موجودہ حکومت کی عدالتوں کے نظام کو ہی جہاں تک اس کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔ درہم برہم کر کے رکھ دیا ہے۔ ان کے نزدیک انگریزی حکومت کی کسی عدالت کو مسلمانوں کے متعلق حق سماعت و فصل خصومات حاصل ہی نہیں۔ انہوں نے ان عدالتوں کے ججوں کارندوں وکیلوں اور فیصلہ کرانے والوں کو باغی۔ مجرم اور قابل سزا قرار دے دیا ہے کیونکہ وہ ایسے نظام عدالت کو جرم مجسم سمجھتے ہیں۔ اور اس کے احکام کو قطعی طور پر کالعدم بتاتے ہیں۔ خواہ ان عدالتوں میں فیصلہ کرنے والے مسلمان جج ہی کیوں نہ ہوں۔ اور انکے فیصلے خاص معاملات میں شریعت اسلامی کے مطابق ہوں۔

گویا مسلمانوں کو کوئی معاملہ نہ تو عدالتوں میں لے جانا چاہیئے۔ نہ کوئی فیصلہ کرانا چاہیئے۔ اور نہ کسی فیصلہ کو ماننا چاہیئے۔ کیا ایسی حالت میں مسلمانوں کا آرام کی زندگی بسر کرنا تو الگ رہا زندہ رہنا بھی ممکن ہے۔ اس پر پھر روشنی ڈالی جائیگی۔

استقلال پیدا کرو

خدام الاحمدیہ کا اصل الاصول استقلال ہے۔ جو رکن اور جو مجلس مستقل مزاج نہیں۔ وہ گویا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ پروگرام پر صحیح طور پر عمل پیرا نہیں ہو سکتی پس جن مجالس نے پہلے سرگرمی اور جوش کے ساتھ کام کیا مگر پھر خاموش ہو گئیں۔ انہوں نے گویا خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے سب سے ضروری حصہ کو چھوڑ دیا۔ آؤ ہم سستیاں ترک کر دیں۔ اور از سر نو عزم و استقلال کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے پروگرام پر عمل پیرا ہو جائیں۔ کہ اس کے بغیر ہم اپنی زندگی اور قیام سے بہت دور ہیں۔ جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبوت کے بارہ میں فیصلہ کن ارشاد

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ نبوت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت گو پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ لیکن تا حال پوری صحت نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کان درد کے علاوہ چکر اور ضعف کی تکلیف ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت درد جگر کی وجہ سے علیل ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تفسیر القرآن کے متعلق اعلان

احباب جماعت اور غیر احمدی معززین کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر القرآن کے لئے آرڈر موصول ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں یہ اعلان کر دینا ضروری ہے۔ کہ تفسیر القرآن کی قیمت دفتر محاسب میں مد تفسیر القرآن میں جمع کرنے کے لئے ارسال کی جائے۔ دفتر تحریک جدید کو صرف یہ اطلاع دے دینا کافی ہے۔ کہ اتنی جلدوں کی قیمت دفتر محاسب میں ارسال کی گئی ہے۔

اس تفسیر کے متعلق صرف یہ کہنا کافی ہے۔ کہ یہ اس انسان کی طرف سے ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر فرمایا۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح القدس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ پھر فرمایا دین اسلام کا شرف اور قرآن مجید کا رتبہ اس کے ذریعہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ اور قرآن مجید کے نکات اور معارف اس کے ذریعہ لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔ پس احباب کو یہ تفسیر حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جس کا بہترین طریق یہ ہے کہ مطلوبہ جلدوں کی قیمت پیشگی دفتر محاسب کی مد تفسیر القرآن میں بھجوا دی جائے۔ اور اس کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں دی جائے۔

(انچارج تحریک جدید)

اعلان [illegible] الفضل شائع نہ ہوگا۔ (منیجر)

سوالات کے جوابات۔

نماز کے برکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

نماز نہ ہی خدا کا قرض ہے۔ جس طرح کہ بعض لوگ اپنی ناواقفی سے اسے سمجھتے ہیں۔ کیونکہ قرض دل پر ایک بوجھ ہوتا ہے۔ اور اسے ایک مصیبت سمجھا جاتا ہے۔ لیکن نماز ایسی چیز نہیں۔ بلکہ نماز بجائے قرضہ کے ایک ایسی چیز ہے جسے بہتر سے بہتر نعمت یا نعمت کے ذرائع سے سمجھنا چاہیئے۔ یا اپنے محبوب سے محبوب ترین ہستی کا اپنے عاشق اور محب کو جو شب و روز اپنے محبوب کے وصال کے لئے تڑپتا پھرتا ہے۔ اپنے حضور بلانے کے ہم معنی یقین کرنا چاہیئے کیا ماں جو بچے کی شفقت سے لبریز قلب اپنے پہلو میں رکھتی ہے۔ جب وہ اپنے کھیل و کود کے شغلوں میں مصروف بچہ کو دودھ پلانے یا کھانا کھلانے کے لئے بلاتی ہے۔ تو بچہ کے لئے ماں کا اپنے حضور میں بلانا اور پھر بچہ کا اپنی ماں کی گود میں پہونچکر دودھ پینا یہ قرضہ کی مصیبت کی مانند ہے۔ کوئی بھی سمجھ دار انسان اس طرح کی شفقت کو قرضہ کی مصیبت کی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ بلکہ بچہ کو ماں کا اس طرح کی شفقت سے اپنے حضور بلانا جس سے محض بچہ کی ہی بھلائی مقصود ہے۔ نہ کہ ماں کی کسی طرح کی بھلائی۔ یہ سراسر بچہ کے لئے نعمت اور برکت اور رحمت ہے۔ اسی طرح نماز ہے۔ اگر انسان نماز نہ پڑھے۔ تو خدا کا اس سے کچھ بھی نقصان نہیں۔ اور اگر نماز ادا کرے تو انسان کا اپنا ہی بھلا ہے:۔

پس وہ لوگ جن کے دل پر بوجہ گناہوں کے زنگ لگا ہوتا ہے۔ اور کدورت نفس سے روحانی حواس کند ہیں۔ وہ نماز کی ادائیگی کو اپنے لئے قبض طبیعت سے ایک بوجھ محسوس کرتے ہوئے ایک تاوان یا قرضہ کی مصیبت سمجھتے ہیں۔ جو ان کی اپنی طبیعت کے نقص کے باعث ہے۔ نہ کہ نماز کے باعث جو خدا تعالے کی اعلے سے اعلے نعمت ہے:۔

افسوس ہے۔ کہ آج لوگ اسمبلی کی ممبری کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرتے اور ہزاروں لوگوں کی منت و خوشامد کرنے سے ووٹ حاصل کرکے ایک نشست کی خاطر کیا کچھ کوششیں کرتے ہیں۔ کیا وائسرائے کی کونسل کی ممبری حاصل کرنا قرضہ اور مصیبت ہے۔ اور جب خدا کی حکومت کے بالمقابل دنیوی حکومت جو بہت ہی ادنےٰ مقام پر ہے۔ اس کی اسمبلی میں حاضر ہونا اور نشست حاصل کرنا نعمت اور عزت اور برکت کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ تو نماز کیا ہے۔ اسی طرح کی نعمت جو الہی حکومت کی اسمبلی کی ممبری سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں اپنے اپنے وقت میں شاہانِ اسلام اور اولیائے کرام بھی اس اسمبلی کی ممبری کو اپنے لئے باعث صد افتخار سمجھتے رہے:۔

(۵)

اسی طرح نماز کا صرف یہ مقصد بھی نہیں۔ کہ یہ ایک ورزش کی قسم ہے جس سے جسمانی صحت کا فائدہ حاصل کرنا اصل مقصد ہے۔ بلکہ نماز ایک کامل اور جامع عبادت ہے۔ جس میں قیام رکوع۔ سجود اور قعود کے لئے جسمانی حرکات مقرر ہیں۔ اور ہر نقل و حرکت اور ہر رکن میں خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ اذکار ہیں۔ ان میں روحانی اشارات ہیں۔ جن میں عارفانہ بصیرت کے رو سے بہت سے حقائق پائے جاتے ہیں۔ جن کے پُرحکمت مطالب کے لئے نماز کی عبادت کو تصویری زبان میں ایک مقررہ ہیئت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اور جس کے مختلف حقائق اور مطالب سے ایک پہلو ان کا یہ بھی ہے۔ کہ انسان اپنے مولےٰ کے حضور اس بات کا اظہار کرے۔ کہ میرے مولےٰ! میں اپنی زندگی کو تیرے اس مقرر کردہ پروگرام کے مطابق تا اختتام زندگی بسر کروں گا۔ جو تو نے پانچ وقتوں کی نماز میں ذہن نشین رکھنے کے لئے پیش کیا ہے۔ یعنی یہ کہ خواہ مجھے زندگی کا ایسا موقعہ میسر آئے۔ جو قیام کے مشابہ ہے۔ اور جس میں مجھے ہر طرح کی قوت اور اعزازی شان حاصل ہو۔ میں اس حالت میں اللہ اکبر کی تکبیر کے معنوں میں تیری ہی کبریائی کا اظہار کروں گا۔ اور اعلائے کلمت اللہ کے لئے ہر قیام کی جگہ پر جا کھڑا ہوگا۔ تیری ہر طرح کی اطاعت کے لئے کمربستہ رہونگا۔ یا ایسا موقعہ جو رکوع کے مشابہ ہے۔ یعنی ہر حکم کی تسلیم کے لئے جھک جانا۔ جو تکبر کو توڑنے کے ساتھ خشوع کے ابتدائی مدارج سے تعلق رکھتا ہے۔ جو ایمان کی تسلیم ہے۔ پھر رکوع سے سجود کی طرف اللہ اکبر کہتے ہوئے نقل و حرکت کو اختیار کرنا عملاً اپنی عبودیت کا اظہار کرنے کے مشابہ ہے۔ اور یہ انتہائی مرتبہ تذلل اور انکسار کا ہے۔ جو ایمان کے بعد اعمال سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ ایمانی تسلیم کے بعد عملی تسلیم اور قربانیاں انتہائی تذلل اور انکسار کو چاہتی ہیں۔ اور قعود و تشہد محاسبہ کی کیفیت سے مشابہ ہے کہ ایمانی اور عملی قربانیوں میں اس بات کا اثر مشاہدہ کرے۔ کہ کہاں تک اس کے اندر احساس پیدا ہؤا۔ اور ایمان کے بعد عرفان میں کہاں تک ترقی کی۔ اور اخلاص اور ایثار کے لئے دل میں کہاں تک جوش اور عزم کا زیادتی کے ساتھ احساس پیدا ہؤا۔ اور پھر ہر طرح کی کمی اور کمزوری کو خواہ وہ اعتقادی ہو عملی یا اخلاقی اس کے دور کرنے کے لئے دعاؤں سے کام لیا جائے:۔

مطلب یہ کہ قیام۔ رکوع اور سجود کے مشابہ حالات میں۔ جو عسر یسر۔ عزت اور ذلت کی حالتیں ہیں۔ ہر حال میں میں اطاعت سے سرتابی نہیں کروں گا۔ اور خدا تعالےٰ کی کبریائی کے سامنے ہر وقت سر تسلیم خم رکھونگا۔ اور دعاؤں سے اپنی کمزوریوں کے دور کرنے کا علاج جاری رکھونگا۔ تا خدا تعالےٰ سے تعلق مضبوط ہو۔ اور اسکی اطاعت کا کامل نمونہ ہوں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس بات کے لئے کوشش کرونگا۔ کہ تخلقوا باخلاق اللہ کے مطابق خدا کے اخلاق کا رنگ حاصل ہو جائے۔

تمام بادشاہوں کے دربار میں تعظیم کے لئے ہیئتیں مقرر ہیں۔ بعض ملکوں میں شاہی دربار میں کھڑے ہو کر تعظیم بجا لاتے ہیں۔ بعض میں رکوع اور بعض میں سجدہ کے مشابہ ہو کر۔ پھر ان تعظیمی صورتوں کے بعد ادب سے دوزانو بیٹھنا ہوتا ہے اسلام نے ان تمام تعظیمی طریقوں کو خدا تعالےٰ کے لئے جمع کر دیا:۔

(۶)

نماز سے اگرچہ تنظیم کا سبق ملتا ہے۔ اگر مسلمان اس طریقہ تنظیم سے فائدہ اٹھاتے تو اسلام کے افراد منتشرہ وحدت کی سلک میں منسلک رہ سکتے۔ اور کبھی منتشر نہ ہو سکتے۔ لیکن جب ایک مقتدا سے علیحدگی اختیار کر لی تو پھر تفرقہ سے جو تشتت کی مکروہ صورت ظاہر ہوئی وہ مخفی نہیں۔ کہ مسلمانوں کی وحدت کی ہوا نہ رہنے سے وہ سب شوکت مٹ گئی جس کے آج فقط افسانے زبانوں پر رہ گئے:۔

مسلمانوں کو گو اس نماز کی تنظیم سے وحدت کا نہایت مفید سبق دیا گیا ہے جو دُنیوی حالات اور معاملات کے ہر پہلو کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ تر اس سے دینی مفاد کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور وہ اس طرح کہ ہر نماز کو وقت کی پابندی سے مقرر کیا گیا ہے۔ اور جب وقت کسی نماز کا آجاتا ہے۔ تو اذان کے ذریعے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نماز کا وقت ہو چکا۔ نماز ادا کرنے والوں کو چاہیئے۔ کہ مسجد میں آکر نماز ادا کریں۔

پھر مختلف اطراف سے مختلف پیشوں اور قوموں کے لوگ نماز کے لئے آجاتے ہیں اور امام کے پیچھے سب کے سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح امام کی اقتدا میں سب کے سب منتشر افراد صفِ وحدت میں ایک وجود کے حکم میں معلوم ہوتے ہیں۔ اور شریعت نے معمولی امام کے متعلق بھی جو محلہ والوں کے انتخاب سے بنایا گیا ہو۔ اگر اسے نماز میں سہو کی صورت پیش آجائے۔ تو تعظیم اور تکریم کا یہ ادب سکھایا ہے۔ کہ امام کی غلطی پر لوگوں کو اس سے منع کیا ہے۔ کہ امام کا نام لے کر یا غلطی کا نام بتا کر امام کو اطلاع دیں بلکہ بصورت تعریض صرف اس اطلاع کے لئے یہ تعلیم دی۔ کہ سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرنا چاہیئے۔

تا امام صاحب سمجھ لیں کہ وہ اللہ نہیں کہ ان سے غلطی نہ ہو سکے۔ اور امام کو حکم ہے۔ کہ سبحان اللہ کا فقرہ سن کر یہ سمجھ لیں۔ کہ ان سے غلطی سے کسی ضروری امر کی فروگذاشت ہوئی ہے لیکن اگر امام صاحب کو غلطی نہ معلوم ہو سکے اور سب کے سب مقتدی بھی سبحان اللہ سبحان اللہ کی آواز دیتے رہیں۔ اور امام کسی امر کی غلطی سمجھے بغیر نماز ادا کرے تو نمازیوں کو حکم نہیں کہ بغاوت کی راہ اختیار کرکے امام کی اقتدا سے الگ ہو جائیں بلکہ سلام پھیرنے تک اطاعت میں رہنا لازمی امر ہے۔

اسلام کی اس تعلیم میں دراصل صدی کے سر پر آنے والے اس امام کے متعلق یہ ادب کا سبق سکھایا گیا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے تجدید دین کے لئے مبعوث کیا جاتا ہے۔ تا لوگ نماز کے وقت کی شناخت کی طرح صدی کے سر پر خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز بلند کرنے والے امام کی شناخت کا وقت پاکر اس کے سامنے ادب سے پیش آئیں۔ اور محلہ کی مسجد والے امام کے بالمقابل ادب اور اقتدا کا نمونہ پڑھ کر دکھائیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے نہ اس طریق وحدت سے دنیوی معاملات میں فائدہ اٹھایا۔ نہ ہی دینی معاملات میں۔ اور خدا کا مسیح اور مہدی جو اس چودھویں صدی کے سر پر خدا کی طرف سے مبعوث کیا گیا۔ نہ ہی اس کے متعلق طریق ادب اختیار کیا۔ نہ آپکی اقتدا کیطرف متوجہ ہو سکے۔ بجز ان سعیدوں کے جو بہت قلیل ہیں ٭

مکمل انسانیت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۷)

اور آپ کا یہ قول کہ "خود میرے خیال میں یہاں دُنیا میں آنے کے بعد ہمیں "مکمل انسانیت" کے سپرد ہونا چاہیئے۔ نہ کہ کسی خدا کا بندہ اور نہ کسی رسول کی امت اور یہ اس وقت ممکن ہے۔ جبکہ ملا مولوی کے کفر کے فتووں سے آزاد ہو کر ہم اپنے خیالات اور کردار کے لئے آزاد کر دیئے جائیں"۔

"مکمل انسانیت" کی تعریف اور تصور معلوم نہیں کہ آپ کے ذہن میں کیا ہے لیکن مکمل انسانیت وہی ہو سکتی ہے جو کسی مکمل انسان کے نمونہ میں پائی جاتی ہو۔ اور مکمل انسان دنیا میں وہی ہو سکتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ خود اپنی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے بطور نمونہ بھیجتا ہے۔ اور دُنیا کے لوگوں کی اصلاح اور امن صرف ان کے اسوۂ حسنہ پر چلنے سے دنیا کو نصیب ہوتا ہے۔ اور وُہ مقدس افراد خدا کے نبی اور رسول ہیں جنہیں وقتاً فوقتاً خدا تعالےٰ اپنی رحمت اور اپنی حکمت اور مصلحت سے ہر ضرورت کے زمانہ میں مبعوث کرتا رہتا ہے۔

پس "مکمل انسانیت" اگر زندگی کا بہترین مقصد ہے۔ تو وُہ حضرات انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کا نمونہ اور ان کے اسوۂ حسنہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ کی نظر میں اگر مغربی تعلیم اور تہذیب کے تاثرات سے کوئی اور نقشہ مکمل انسانیت کا ہے۔ تو اس کا حل کہ آیا وہ اچھا ہے یا بُرا یورپ کی جنگ میں شریک ہونے والی حکومتوں کے نمونہ سے دیکھ سکتے ہیں۔ بالخصوص ہٹلر اور مسولینی کی ہلاکت آفرین ایجادوں کی تباہی افگن توپوں اور ٹینکوں اور ہوائی حملوں کی طرف اور اسکی آبدوز کشتیوں سے بحری جہازوں کی غرقابیوں کی طرف ضرور نظر توجہ سے دیکھیں۔ کیا آپ کے نزدیک اس طرح کی "مکمل انسانیت" تو ملحوظ خاطر نہیں ہے۔

اگر یہ "مکمل انسانیت" ہے جو یورپ کی حکومتوں کی جنگ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور جو ہٹلر اور دوسرے شرکاءِ جنگ کے نمونہ سے عیاں ہے تو آپ سے عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اسی طرح کی مکمل انسانیت کا ظہور اسی بات کے نتیجہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ نہ ہی وہ خدا کے ماننے والے رہے۔ اور نہ ہی کسی رسول کی امت بنے۔ اور خدا اور اس کے رسول سے انکار کے نتیجہ میں یہ بربریت یہ وحشت اور یہ درندگی کہ بے گناہ انسانوں کے خون سے ظالمانہ طریق پر۔ محض خود غرضی اور ہوسناکی کی بناء پر ہولی کا خونین کھیل اور تماشہ دکھایا جاتا ہے۔ کیا آپ کو یہ کھیل پسند ہے۔ کیا آپ اسی طرح کی تہذیب سے مزین اور مکمل انسانیت کی شان کے شیدائی ہیں۔ یورپ تو الحاد اور دھریت کی چوٹی پر پہونچا ہوا ہے۔ نہ وُہ خدا کا بندہ اور بندہ ہونے کی نسبت کو پسند کرتا ہے۔ نہ ہی کسی رسول کی امت کہلانا اسے گوارا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں کیا آپ کے نزدیک انہیں "مکمل انسانیت" کا اعلیٰ مقصد حاصل ہو گیا۔ اہل یورپ وہی مہذب ہیں جنہوں نے مکمل طور پر دھریت کو اختیار کر کے اور ملا مولوی کے کفر کے فتووں سے کامل آزادی حاصل کر لی ہوئی ہے جس کا نتیجہ آپ دیکھ لیں۔ کہ کیا ظاہر ہو رہا ہے۔ کفر غلط تو غلط ہی ہے ہاں اصل کفر سے انکار بھی نہیں ہو سکتا۔

پس یاد رہے کہ دُنیا میں جب بھی امن قائم ہو گا۔ یا جنگی حالات مکمل صلح میں تبدیل ہوں گے۔ اور دلوں میں مخلصانہ صفائی پیدا ہو سکے گی۔ مذہب ہاں کسی پاک مذہب کی تعلیم کے قبول کرنے پر ہی ہو سکے گی۔ اور اسلام اور احمدیت کے سوا ناممکن ہے۔ کہ خونخوار درندوں کی درندگی اور وحشیوں کی وحشت کو کوئی تعلیم یا مذہب انسانیت ہاں مکمل انسانیت میں تبدیل کر سکے۔

یہ جنگیں خود حضرت مسیح محمدی کے جلالی اور قہری نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ جس کا مقصد احمدیت کی فتح اور اسلام کا دوبارہ احیاء جو قوموں کے احیاء اور حکومتوں کی سدھار سے ظاہر ہو گا۔ اور وُہ وقت دُور نہیں۔ بلکہ یہ آنے والے روز روشن کی صبح کے آثار ہیں۔ جن کے ظہور کے بعد مغرب سے سورج طلوع ہونے والا ہے۔ اور جہان روشن ہونے والا ہے۔ مُبارک وُہ جو نماز صبح کی سورج کے طلوع سے پہلے ادا کرلے۔ کہ اصل عبادت کا وقت یہی ہے سُورج کے طلوع ہونے پر پھر جماعت کا درجہ نہ مل سکے گا ٭

خاکسار۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

تحریک جدید سال ششم کے وعدے پورا کرنیوالوں کی فہرست

آج کے اخبار میں جو فہرست شائع ہو رہی ہے۔ وہ ان مجاہدین تحریک جدید کی ہے۔ جنہوں نے ۲۹ رمضان المبارک کی دعا حاصل کرنے کے لئے ستمبر اور اکتوبر میں اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور ان کی بھی جنہوں نے ۲۵ نومبر ۱۹۴۰ء کی شام تک براہ راست یا جماعت کے ذریعہ اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں داخل کر دی۔ اگر کوئی مجاہد جو تحریک جدید سال ششم کا چندہ سو فی صدی ۲۵ نومبر ۱۹۴۰ء تک مرکز میں داخل کر چکا ہے۔ مگر اس کا نام اس فہرست یا گذشتہ شائع شدہ فہرستوں میں نہیں ہے۔ وہ براہ راست فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے خط وکتابت کرے۔ اور وہ مجاہد جن کے وعدے اب تک پورے نہیں ہوئے۔ حالانکہ آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء سر پر آگئی ہے۔ انہیں اب پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ احباب فہرست غور سے پڑھیں اور ادا نہ کر سکنے والے پوری توجہ دیں

"الفضل" تمام ہمدرد اور قدردان اصحاب کے خاص تعاون کا محتاج ہے۔ اس تعاون کی بہترین صورت یہ ہے کہ ہر وہ احمدی جس کے ہاتھوں میں "الفضل" جاتا ہے۔ یہ کوشش فرمائے۔ کہ اپنے حلقہ احباب میں سے کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا کرے (مینیجر)

مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ پر غیر مبایعین سے کامیاب مناظرہ

مسجد احمدیہ لاہور میں ۲۷ اکتوبر کو مسئلہ نبوت پر اور ۱۷ نومبر کو مسئلہ کفر اسلام پر غیر مبایعین سے نہایت کامیاب مناظرے ہوئے ہیں۔ مسئلہ نبوت میں غیر مبایعین کی طرف سے مولوی احمد یار صاحب مولوی فاضل اور کفر اسلام میں مولوی اختر حسین صاحب گیلانی مناظر تھے۔

احمدی مناظر کی تقریر

مسئلہ نبوت میں میاں محمد عمر صاحب بی۔ اے ایس سی۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے جو ہماری طرف سے مناظر تھے اپنی ابتدائی تقریر میں جو چار دلائل اثبات نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پیش کئے۔ دلیل اول میں بتایا گیا کہ حضرت اقدسؑ نے ان تمام حوالوں کے متعلق جو انکار نبوت پر محمول کئے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح ان تمام حوالوں کے متعلق جو اثبات دعوٰی نبوت میں ہیں بطور قاعدہ کلیۃً غلطی کا ازالہ خط بنام اخبار عام۔ ڈائری البدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں واضح فرما دیا کہ انکار صرف صاحب شریعت اور بغیر پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت حاصل کرنے سے ہے۔ اور جس کا اقرار ہے وہ ایسے مکالمات مخاطبات الٰہیہ ہیں جو بکثرت امور غیبیہ پر مشتمل ہیں۔ اس کے بعد بتایا گیا کہ جس چیز کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اقرار ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک (چشمہ معرفت ص۳۲۵) قرآن شریف کے نزدیک (غلطی کا ازالہ ص۳ و حاشیہ صفحہ مذکور حقیقۃ الوحی ص۳۹۰۔ الحکم ۶ اپریل ۱۹۰۸ء ص۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک (حقیقۃ الوحی ص۳۹۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک تجلیات الٰہیہ ص۲۶ الحکم فروری ۱۹۰۳ء چشمہ معرفت ص۱۸۰ انبیاء علیہم السلام کے نزدیک (الوصیت ص۱۲ غلطی کا ازالہ ص۳ و حاشیہ) حقیقت نبوت ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خدا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن شریف۔ انبیاء علیہم السلام اور خود اپنے نزدیک فی الواقع نبی ہیں۔ انکار صرف نبوت کی صفات اضافیہ سے ہے جن کی نفی سے حقیقت نبوت کی نفی نہیں ہوتی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ثابت کیا گیا کہ صاحب شریعت ہونا یا براہ راست مقام نبوت حاصل کرنا نبی کا نام پانے کے لئے ضروری نہیں۔ بغیر شریعت جدیدہ اور باتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مقام نبوت حاصل ہو سکتا ہے (۱) براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸، ۱۸۳۔ غلطی کا ازالہ ص۳ تحفہ گولڑویہ ص۹۹ چشمہ مسیحی ص۲۶ حاشیہ۔ حمامۃ البشریٰ ص۶۳

دوسری دلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خصوصیت کی بنا پر قائم کی گئی۔ حضرت اقدس بوجہ مرتبہ نبوت (تذکرۃ الشہادتین ص۴۲) بوجہ شرط نبوت (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱) اور بوجہ نبی ہونے کے (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ حاشیہ آخری سطور) دیگر تمام افراد امت محمدیہ سے اپنے آپ کو ممیز۔ اور منفرد قرار دیتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر نبی (نعوذ باللہ) ہیں۔ تو ایک غیر نبی کا دوسرے غیر نبیوں سے بوجہ شرط نبوت۔ مرتبہ نبوت اور نبی ہونے کے لحاظ سے اپنے آپ کو ممتاز کرنا بالکل بے معنی ہے۔ نیز اگر حضرت اقدس کو محض محدث مانا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان خصوصیات کے پیش نظر لازم آتا ہے کہ اس امت میں اور کوئی محدث نہیں ہوا۔ جو بالبداہت غلط ہے۔

تیسری دلیل یہ قائم کی گئی کہ غیر نبی نبی سے شان نبوت اور ان امور میں جو صرف نبوت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً قرب الٰہی شفاعت۔ انعام اور فضل خداوندی خرق عادت۔ تائید خداوندی۔ الٰہی تجلی معجزات و کلام الٰہی کبھی بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے صریح ہتک تمام سلسلہ نبوت کی لازم آتی ہے۔ لیکن حضرت اقدس (جو غیر مبایعین کے نزدیک غیر نبی ہیں) شان نبوت میں (دافع البلاء ص۱۳) اپنے آپ کو حضرت مسیح ناصری سے افضل قرار دیتے ہیں۔ اور وہ تمام امور جو نبوت کی شان امتیازی ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی قرب الٰہی اور شفاعت (دافع البلاء ص۱۴) انعام اور فضل خداوندی (نسیم دعوت ص۴۰۔ خط بنام ڈاکٹر ڈوئی۔ تذکرۃ الشہادتین ص۱۲ حقیقۃ الوحی ص۱۵۴) تائید خداوندی (دافع البلاء ص۲۱) الٰہی تجلی (حقیقۃ الوحی ص۱۴۸) معجزات اور کلام الٰہی (چشمہ مسیح خورد ص۴۳) کے لحاظ سے اپنے آپ کو ایک مسلم نبی سے افضل قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبی ہونا بدرجہ اولےٰ ثابت ہوتا ہے۔

چوتھی دلیل یہ قائم کی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات۔ اشتہار فروری ۱۸۹۲ء و ازالہ اوہام خورد صفحہ ۱۹۸ سے یہ دو امور بوضاحت ثابت ہوتے ہیں (۱) امت موسویہ میں ہزاروں محدث ہوئے۔ اور اس امت میں بھی محدث ہوں گے (۲) محدث نبی کا تابع اور امتی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی ص۲۸ پر فرماتے ہیں:۔

"بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امتی نبوت کا مفہوم محدثیت تک محدود نہیں۔ بلکہ یہ عین نبوت ہے۔ اگر امتی نبوت کا مفہوم محدثیت تک محدود رکھا جائے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی خصوصیت باطل ہوتی ہے جس کا انکار موجب کفر ہے۔

(جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم نہیں مانتا۔ وہ دوسرے لفظوں میں اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ بغیر پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمالات نبوت حاصل ہو سکتے ہیں اور یہ عقیدہ سراسر کفر ہے۔ جس پر حضرت اقدس کے سینکڑوں ارشادات گواہ ہیں)

مولوی احمد یار صاحب نے مناظرہ ختم ہونے تک دلیل فضیلت۔ اور دلیل نمبر چار کی طرف باوجود بار بار کے مطالبہ کے کوئی توجہ نہ کی۔ اور تمام حاضرین نے محسوس کیا۔ کہ مولوی صاحب جواب دینے سے صریح پہلو تہی کر رہے ہیں۔ مگر اب پیغام صلح میں لکھا جا رہا ہے۔ کہ چونکہ فضیلت کا مسئلہ زیر بحث نہیں تھا۔ اس لئے جواب نہیں دیا گیا۔

غیر مبائع مناظر کا جواب

مولوی احمد یار صاحب نے جو کچھ کہا وہ خلاصۃً حسب ذیل ہے (۱) حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو مجازی نبی لکھا ہے۔ (۲) اپنی نبوت کو محدثیت کے مفہوم تک محدود رکھا ہے (۳) کثرت امور غیبیہ کو محدث کے لئے بھی تسلیم کیا ہے۔

جدید تحقیقات

بارہ ہفتہ میں انگریزی

فنیکس فاونڈیشن کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور وہ مکمل طریقہ تعلیم جس سے ہر اردو پڑھا لکھا آدمی بارہ ہفتہ میں انگریزی سیکھ سکتا ہے آسان اردو میں شائع ہو گئی ہے جو دفتر صاحب رجسٹرار فنیکس فاونڈیشن سے مفت مل سکتی ہے۔

مفت منگانے والے اصحاب ذیل کے پتہ پر لکھیں:۔

دفتر صاحب رجسٹرار بہادر فنیکس فاونڈیشن دہلی نمبر ۴

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہندوستان کے ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں جس جگہ بھی پرانے کوٹ فروخت ہوتے ہیں۔ ہر جگہ ہمارے مال کی کھپت بوجہ کوالٹی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ہزاروں مستقل دوکاندار ہر سال بخوف نفع اٹھاتے ہیں اس کی وجہ ہمارے مستقل خریداروں سے ہی دریافت کریں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ وغیرہ ملٹری برانڈی سولجری کمبل جن کی کوالٹی سوائے ہمارے دوسری جگہ نہیں مل سکتی۔

تازہ نرخنامہ بابت ۴۱-۱۹۴۰ء آج ہی طلب فرمائیں!

میسرز رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے متعلق ایام الصلح صفحہ ۱۷۱۔ الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء کی ڈائری پیش کی گئی (کہ ہر نبی پر نزول جبرئیل لازمی ہے اور یہ بند ہے (۵) براہین حصہ پنجم میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "توریت نے انجیل کا حوالہ دیا۔ لیکن قرآن نے کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن میں آئندہ کسی نبی کی پیشگوئی نہیں۔ (۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خصوصیت صرف موعود ہونے کے لحاظ سے ہے۔ وجہ خصوصیت نبوت نہیں۔

پیغام صلح کی رپورٹ

پیغام صلح ۲۱ نومبر میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بھی یہی باتیں پیش کی گئی ہیں۔ افسوس ہے کہ مولوی دوست محمد صاحب (مرتب رپورٹ) نے ہمارے دلائل کو صحیح رنگ میں پیش نہیں کیا۔ بلکہ ایسے نئے حوالے بھی درج کر دیئے ہیں۔ جو مناظرے میں ان کی طرف سے بالکل پیش نہیں ہوئے۔ اور اس طرح جو کمی مناظرے میں رہ گئی تھی اسے پورا کرنے کی سعی ناکام کی ہے۔ دلیل فضیلت کے جواب میں کھلے عجز کا اعتراف کیا ہے۔ اور الہام جاءنی آئیل کی ایک نہایت ہی مضحکہ خیز تاویل بھی پیش کر دی ہے۔ جو کہ مشتے بعد از جنگ کی مصداق ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ جاءنی آئیل کے اصل معنے یہ ہیں کہ جبرائیل خدا کے پاس آیا نہ کہ مسیح موعود کے پاس۔ غالباً لفظ "قبل" جو الہام سے پہلے ہے۔ مولوی صاحب کو نظر نہیں آیا۔ نیز پورے الہام کے یہ معنی ہیں "میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی۔ اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا ......" اب اگر مولوی دوست محمد صاحب والے معنی صحیح ہوں تو الہام کا مطلب یہ ہوگا کہ جبرائیل خدا کے پاس گیا اور اپنی انگلی کو خدا کی طرف کر کے اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا مولوی صاحب کی اس تاویل کے متعلق سوائے "بریں عقل و دانش بباید گریست" اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

احمدی مناظر کی جوابی تقریر

جوابی تقریر میں میاں محمد عمر صاحب نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے آپ کو مجازی نبی کہنا اس حقیقت کے مقابل پر ہے۔ جو کہ قوم مخاطب کے نزدیک تھی نہ کہ حقیقت عند الشریعت کے مقابل پر۔ خدا۔ قرآن۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دیگر انبیاء اور خود اپنے نزدیک جو نبوت کی حقیقت تھی۔ اس سے حضرت اقدس نے کبھی انکار نہیں کیا۔ اور نہ اس کو مجازی قرار دیا۔ ہر نبی کی نبوت حقیقت عند الشریعت کے لحاظ سے ہی پرکھی جا سکتی ہے۔ نہ کہ اس حقیقت کے لحاظ سے جو عند الناس ہو۔ دوسرے امر کے متعلق یہ بتایا۔ کہ ان تمام حوالجات کا حل خود حضرت اقدس نے اپنی تحریرات میں کر دیا ہے۔ کہ انکار نبوت بلحاظ صفات اضافیہ نبوت ہے نہ کہ نفس نبوت کی رو سے جیسا کہ دلیل نمبر ۱ سے واضح ہے۔ نیز دلیل نمبر ۲ و ۳ و ۶ کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث بمعنی غیر نبی مانا جائے تو حضور کی خصوصیت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت۔ اور مسیح ناصری پر نفس نبوت کے لحاظ سے فضیلت کے کچھ معنے ہی نہیں بنتے۔ نیز حضرت جس محدثیت کا دعوی فرما رہے ہیں وہ مامور محدثیت ہے۔ جو عین نبوت ہے نہ کہ غیر نبوت چنانچہ توضیح مرام صفحہ ۹۔۱۰ پر حضرت اقدس مامور محدثیت کی تعریف فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "نبوت کے معنے بجز اس کے اور کچھ بھی نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔" پس حضور کی بیان کردہ محدثیت عین نبوت ہے۔ صرف بیان کا پیرایہ مختلف اختیار کیا گیا ہے۔ تیسرے اعتراض کے متعلق یہ وضاحت کی گئی۔ کہ جو حوالجات ہماری طرف سے دلیل نمبر ۱ میں پیش کئے گئے ہیں۔ وہ کثرت امور غیبیہ کو نبوت پر منحصر کرتے ہیں۔ اور یہ حوالجات ایام الصلح کے حوالے کے بعد کے ہیں۔ اور اس صورت میں یہ حوالجات ایام الصلح کے حوالے کے ناسخ ٹھہریں گے۔ نیز محدثیت کی اس تعریف کی رو سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توضیح مرام میں تحریر فرمائی ہے (یہ کہ مامور محدث فی الحقیقت نبی ہوتا ہے) ایام الصلح والا حوالہ غیر مبایعین کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ کیونکہ ہمارا دعوی یہ ہے کہ مامور محدث نبی کے ہم معنی ہے (بحوالہ توضیح مرام) لہذا ایام الصلح میں اظہار علی الغیب کو اگر محدثوں کے لئے تسلیم کیا ہے۔ تو اس میں صرف وہ محدث مراد ہیں جو مامور من اللہ بھی ہیں۔ جو دوسرے لفظوں میں نبی ہی ہوتے ہیں۔ بہرحال ہماری دلیل قائم رہتی ہے حوالہ الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء کے متعلق بتایا گیا کہ وہاں بھی حضرت اقدس نے کثرت امور غیبیہ کو محض محدث کے لئے تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ ان کے پیش کردہ حوالے سے چند سطور اوپر اسی الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے "کہ اظہار علی الغیب صرف انبیاء پر ہوتا ہے جیسا کہ آیت فلا یظہر علی غیبہ ...... سے ظاہر ہے۔"

چوتھے اعتراض کے متعلق کہا گیا کہ حضرت اقدس پر بھی جبرائیل ہی وحی لاتا تھا۔ جیسا کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳ سے ظاہر ہے۔ ماسوا اس کے وحی جبرائیل کی امتیازی شان جو انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ حضرت اقدس میں پائی جاتی ہے۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔ "وحی جو جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے انبیاء کو ملتی ہے۔ الہی طاقتوں غیب گوئی اور دیگر خوارق کو اپنے اندر رکھتی ہے" آئینہ کمالات حاشیہ صفحہ ۲۲۶ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کا دعوی حضرت اقدس نے بار بار اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ پانچویں اعتراض کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کا جو حوالہ پڑھا گیا ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ جس طرح توریت نے انجیل کا حوالہ دیا۔ قرآن نے کسی اور کا حوالہ نہیں دیا۔ یہاں تو کامل شریعت کی بحث ہو رہی ہے۔ نبی آنے یا نہ آنے کا تو کوئی جھگڑا ہی نہیں۔ ہاں اگر آپ قرآن میں آنے والے نبی کے متعلق پیشگوئی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو حضرت اقدس کا یہ حوالہ پڑھیئے۔ "بہرحال یہ آیت (و آخرین منہم) آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸) چھٹے اعتراض کے متعلق یہ وضاحت کی گئی۔ کہ حضرت اقدس کی خصوصیت محض موعود ہونے کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ شرط نبوت۔ مرتبہ نبوت۔ اور نبی ہونے کے لحاظ سے ہے۔ جیسا کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ و ۳۹۰ سے صاف ظاہر ہے۔

الغرض غیر مبایعین حضرات کے تمام اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا اپنے مطالبات کو بار بار دہرایا گیا۔ مگر مولوی احمد یار صاحب بار بار ایک دو حوالوں کو دہراتے رہے مناظرے کے اختتام پر سب احمدی دوستوں نے میاں محمد عمر صاحب کو مبارکباد دی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت لاہور نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ کفر و اسلام پر جو مناظرہ ہوا۔ اس کی مفصل روئداد پھر شائع کی جائے گی۔

عبد الرحمن مغل سکرٹری تبلیغ
حلقہ دہلی دروازہ لاہور۔

کیا آپ کو کبھی طبیہ عجائب گھر دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اگر نہیں۔ تو جلسہ سالانہ پر اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ پرو پرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(281)

اپنا سیونگ کارڈ آج ہی لے لیجئے

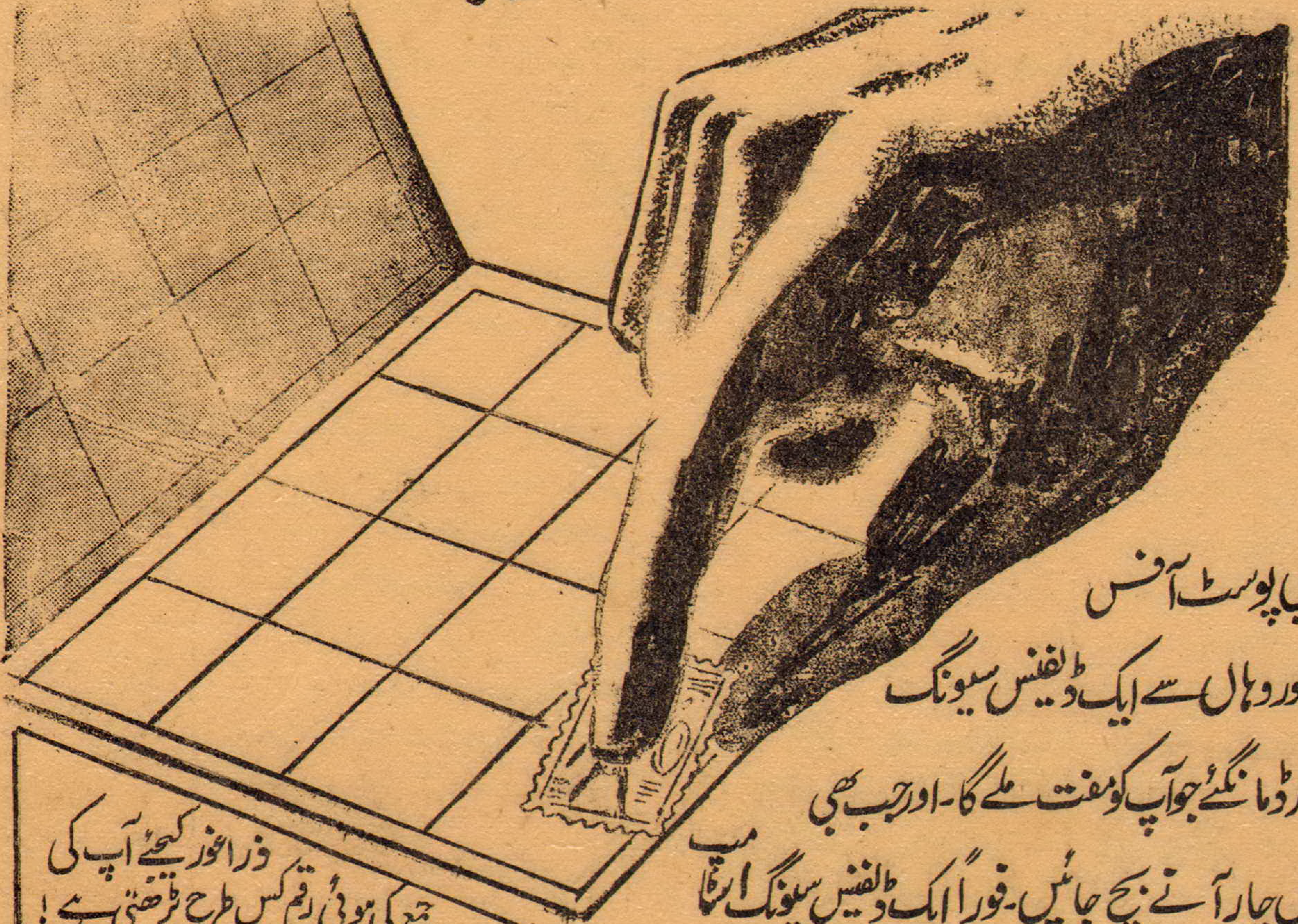

اپنے قریبی پوسٹ آفس میں جائیے اور وہاں سے ایک ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کارڈ مانگئے جو آپ کو مفت ملے گا۔ اور جب بھی آپ کے پاس چار آنے بچ جائیں۔ فوراً ایک ڈیفنس سیونگ اسٹامپ خرید لیجئے اور اس کارڈ پر چپکا دیجئے۔ جب آپ کے کارڈ پر پورے چالیس اسٹامپ جمع ہو جائیں تو اُس کے بدلے میں آپ کو کسی بھی پوسٹ آفس سے دس روپے کا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مل جائے گا۔

ذرا غور کیجئے آپ کی جمع کی ہوئی رقم کس طرح بڑھتی ہے!

آپ کا دس روپے کا سرٹیفکیٹ قیمت میں آپ سے آپ بڑھ جاتا ہے اور اس پر کوئی انکم ٹیکس بھی نہیں لگتا۔ اس کی قیمت اس طرح بڑھتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
خریدکی تاریخ سے ابتدائی ۲ سال کے اندر	۱۰	—	—
〃 〃 〃 ۳ سال کے اندر	۱۰	۵	—
〃 〃 〃 ۴ 〃 〃 〃	۱۰	۱۰	—
〃 〃 〃 ۵ 〃 〃 〃	۱۰	۱۵	—
〃 〃 〃 ۶ 〃 〃 〃	۱۱	۸	—
〃 〃 〃 ۷ 〃 〃 〃	۱۱	۱۲	—
〃 〃 〃 ۸ 〃 〃 〃	۱۲	۳	—
〃 〃 〃 ۹ 〃 〃 〃	۱۲	۷	—
〃 〃 〃 ۱۰ 〃 〃 〃	۱۲	۱۲	—
〃 〃 〃 ۱۱ 〃 〃 〃	۱۳	۹	—

یہ بڑھتی ہوئی رقمیں آپکی ہیں جنہیں آپ پوسٹ آفس سے مانگ سکتے ہیں۔

نقد۔ کسی وقت بھی

خریدئیے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس

ہندوستان کا محفوظ ترین کاروبار

احمدیہ کیلنڈر بابت ۱۳۲۰ ہش ۱۹۴۱ء تیار ہوگیا

احباب کو مژدہ ہو کہ اسال پہلے سے بہت شاندار دیدہ زیب اور سستا کیلنڈر تیار ہوا ہے۔ اس کا سائز پہلے سے دگنا یعنی ۲۰×۳۰ ہے چار رنگ میں چھپا ہے اس کے علاوہ مندرجہ ذیل خوبیوں کا حامل ہے۔

(۱) شمسی ہجری مہینوں کی وجہ تسمیہ ساتھ درج ہے۔

(۲) سنہ عیسوی اور ہجری قمری ساتھ ہے۔ (۳) تعطیلات سرکاری و اسلامی درج ہیں۔ (۴) آئندہ سال کے ایام تبلیغ منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تجویز کر کے درج کرائے ہیں۔ (۵) خدام الاحمدیہ کی طرف سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اسکی تاریخیں بھی درج ہیں۔

(۶) تاریخی اہم واقعات و نشانات بھی درج ہیں

(۷) احمدیہ جھنڈا درمیان میں نہایت اعلےٰ صورت سے مزین کیا گیا ہے۔ ان تمام اضافوں اور خوبیوں کے باوجود قیمت میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ قیمت فی کیلنڈر اڑھائی آنہ خرچ ڈاک تین پیسہ۔ احباب اپنے لئے بھی اور غیر از جماعت دوستوں کیلئے بھی منگوائیں تا کہ اسلامی مہینے زیادہ سے زیادہ رائج ہوں۔ نیز تبلیغ کا بھی ایک ذریعہ ہے اور نئے سال کا تحفہ۔۔۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۶ نومبر - مولانا آزاد کے یہاں آنے پر یہ فیصلہ ہوا - کہ ستیہ آگرہ کو ملتوی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں - پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی - میاں افتخار الدین ۲۹ اور ڈاکٹر گوپی چند بھارگو ۳۰ نومبر کو ستیہ آگرہ کریں گے - گاندھی جی نے ہدایت کی ہے کہ سول نافرمانی کرنے والے جنگ کے خلاف تقریر نہ کریں - بلکہ صرف نعرے لگائیں صوبہ سرحد میں بھی ستیہ آگرہ کے لئے پروگرام بن رہا ہے - ڈاکٹر خان صاحب پہلے ستیہ آگرہی ہونگے -

لکھنؤ ۲۶ نومبر - یوپی گورنمنٹ نے اخبار نیشنل ہیرلڈ سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے - یہ پنڈت جواہر لال نہرو کا اخبار ہے -

لنڈن ۲۶ نومبر جنرل ڈیگال یہاں واپس آگئے ہیں - آج آپ نے مسٹر چرچل سے ملاقات کی -

برطانیہ کے بنکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال کرسمس اور نوروز کی تعطیلات نہ کی جائیں -

لنڈن ۲۶ نومبر - دارالعوام میں سوال کیا گیا - کہ کیا حکومت برطانیہ کرسمس کی تقریب پر عارضی صلح کے لئے تیار ہے - اور کسی غیر جانبدار ملک کی وساطت سے یہ تجویز پیش کرائے گی - کہ کرسمس کے روز ۴۸ گھنٹوں کے لئے جنگ بند رکھی جائے - یا اگر دشمن کی طرف سے ایسی تجویز پیش کی گئی تو حکومت اسے منظور کرے گی - مسٹر چرچل نے کہا کہ حکومت برطانیہ کسی صورت میں بھی عارضی صلح کے لئے تیار نہ ہوگی - اور ہر ایسی تجویز کو ٹھکرا دے گی -

لنڈن ۲۷ نومبر - کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن اور دوسرے مقامات پر حملے کئے - اور جرمنوں نے مان لیا ہے - کہ کچھ بم برلن کے آس پاس گرے -

لنڈن ۲۷ نومبر - یونانی سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ یونانی فوجیں آگے آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہیں - اور اطالوی فوجیں کمک پہنچ جانے کے باوجود پیچھے ہٹ رہی ہیں - یونانی فوجیں انہیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں -

یونانی افسر اطالویوں کے اس دعویٰ کو جھوٹا بتا رہے ہیں - کہ انہوں نے ایک یونانی دستہ کو گھیر لیا ہے - برف پڑی ہوئی ہے - مگر یونانی فوجیں اس عمدگی سے آگے بڑھ رہی ہیں - کہ اطالویوں کو پلٹ کر حملہ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا - بھاگتے وقت بہت سے اطالوی جنگلوں میں بھاگ گئے تھے - جو اب بھوک سے مجبور ہو کر باہر نکل آئے ہیں - اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی ہے -

لنڈن ۲۷ نومبر - بلغاریہ کے وزیر جنگ نے نیشنل اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے - کہ ۴۰ لاکھ پونڈ ملک کے بچاؤ کے لئے اور منظور کئے جائیں -

لنڈن ۲۷ نومبر - کل صوفیہ یونیورسٹی کے طالب علموں میں جنگ ہو گئی - ان میں سے کچھ نازی خیالات کے ہیں - اور کچھ سوشلسٹ - پولیس نے مداخلت کی - اور کچھ لڑکوں کو پکڑ لیا گیا -

دہلی ۲۷ نومبر - صوبہ اڑیسہ نے ایک شکاری ہوائی جہاز برطانیہ کو دیا ہے -

امرتسر ۲۷ نومبر - گندم وڑا ۳/ گندم اعلیٰ ۳/ چنے ۲/۱۲ پرانی باسمتی ۸/ نئی باسمتی ۷/۱۴ جھونا ۸/ دیسی کپاس ۹/ مونگ پھلی ۳/ تل سفید ۹/۱۲

لائلپور ۲۷ نومبر - گندم اعلیٰ ۳/۱ وڑا ۳/ دیسی کپاس ۸/ چنے ۲/۱۴ امریکن کپاس ۹/ گڑ ۱۱/۸

لنڈن ۲۷ نومبر - اب نازیوں نے بھی مان لیا ہے - کہ بلغاریہ کی موجودہ پالیسی ان کے حق میں نہیں - تاہم وہ وہاں فتنہ انگیزی کر رہے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ چند روز میں موجودہ حکومت ٹوٹ کر نئی بن جائے گی - روسی اخبارات لکھتے ہیں - کہ اس وقت روس اور بلغاریہ میں بہت مستحکم تعلقات ہیں -

ایتھنز ۲۷ نومبر - یونانی حکومت کے ایک افسر نے بیان کیا ہے کہ البانیہ میں ہماری کامیابی سے یوگوسلاویہ کو بہت فائدہ پہنچے گا - اور اطالوی فوجیں ادھر رخ نہ کر سکیں گی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ یونانی فوجیں برابر اطالویوں کے چھکے چھڑا رہی ہیں - اور اطالوی سپاہی سامان چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں اطالویوں نے اعلان کیا تھا - کہ انہوں نے یونانی فوجی دستوں کو گھیرے میں لے لیا ہے - مگر یونان کی طرف سے اس کی تردید کی گئی ہے - چھ ہوائی جہاز بھی یونانیوں کے ہاتھ لگے ہیں ایپائرس کے علاقہ میں اطالوی طیاروں نے سول مکانوں پر بم برسائے

لنڈن ۲۷ نومبر - البانیہ میں اٹلی کی جو درگت ہو رہی ہے - اس کا نتیجہ ہے کہ اب ۶۹ سالہ بوڑھے مارشل بڈ گلیو کو کمانڈر انچیف بنا کر بھیجا گیا ہے یہ شخص تجربہ کار جرنیل ہے - اور ۱۹۱۸ء میں برطانیہ اور اٹلی کی اس متحدہ فوج کا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا - جس نے آسٹریا کے رستہ جرمنی پر حملہ کیا تھا - جنگ حبشہ کے وقت بھی اسے افریقہ میں اطالوی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا تھا - اور اس نے دو لاکھ سپاہیوں اور پانسو ہوائی جہازوں کے ساتھ چالیس ہزار حبشیوں پر فتح پائی تھی -

لنڈن ۲۷ نومبر - نازیوں نے اپنے دیگر مقبوضات کی طرح رومانیہ میں بھی مظالم کا سلسلہ شروع کر دیا ہے چنانچہ جیل میں ۶۴ سیاسی قیدیوں کو گولی سے اڑا دیا گیا - ان میں ایک سابق وزیر اعظم اور ایک وزیر تعلیم تھا - آج کچھ اور لیڈر پکڑے گئے ہیں - ناروے میں لوگوں کو جو روٹی دی جاتی ہے - اس میں مچھلیوں کو کھلانے والا ناقص آٹا بھی ملایا جاتا ہے - اہل ناروے میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے - وہاں جرمن فوجوں کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے - وشی کے ماتحت فرانس کا جو حصہ ہے - وہاں سارے مہینہ کے لئے ایک پونڈ کھانڈ اور نصف پونڈ کافی کا مکسچر بطور راشن ملا کرے گا -

دہلی ۲۷ نومبر - آج یہاں ہندوستانی عورتوں کی ایک کانفرنس مہارانی بڑودہ کی صدارت میں منعقد ہوئی - مہارانی صاحبہ نے کہا - کہ عورتوں کا فرض ہے کہ ظالموں کے خلاف مظلوموں کی مدد کریں - لیڈی لنلتھگو نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے عورتوں کا شکریہ ادا کیا - کہ وہ لڑائی کے کاموں میں بہت مدد دے رہی ہیں - اور توجہ دلائی کہ انہیں مزید کوشش کرنی چاہیئے

دہلی ۲۷ نومبر - آج سنٹرل اسمبلی کا اجلاس ختم ہو گیا - ایک سوال کے جواب میں ڈیفنس سکرٹری نے کہا - کہ ہندوستان کے ہوائی بیڑے میں کمیشن دینے کے لئے کوئی فرقہ وارانہ تناسب مقرر نہیں - امیدواروں کی اہلیت کو زیادہ تر مدنظر رکھا جاتا ہے - رسالپور کا سکول بند کر کے اب انبالہ میں کھولا جا رہا ہے - اس سکول میں ۲۴ ہندوستانی افسر تعلیم پا رہے تھے - لاہور کے ابتدائی سکول میں ۴۷ طلباء ہیں - محکمہ سپلائی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے سر عبدالحلیم غزنوی - مسٹر نیل کنٹھ داس اور سر ضیاء الدین منتخب ہوئے ہیں - کونسل آف سٹیٹ کی طرف سے پنڈت کنزرو اور مسٹر رچرڈسن ہونگے

لنڈن ۲۷ نومبر - جرمن ایسٹرن گروپ کانفرنس منعقدہ دہلی کی ہنسی اڑا رہے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ برطانیہ کو خود یقین نہیں - کہ ہندوستان میں سامان جنگ کی تیاری کے لئے کارخانے تیار ہو سکتے ہیں - انہیں معلوم نہیں کہ ہندوستان سامان جنگ تیار کر رہا ہے - اس وقت تک وہ دس کروڑ گولیاں اور چار لاکھ گولے مہیا کر چکا ہے -

دہلی ۲۷ نومبر - آج کونسل آف سٹیٹ میں ہندوستانی ممبروں کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا - کہ دفاعی کام زیادہ تیزی کے ساتھ ہونا چاہیئے - اور ہمیں معلوم ہونا چاہیئے - کہ دفاعی تدابیر پر روپیہ کس طرح صرف ہو رہا ہے -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah